سوال

(260)ورثہ سے نواسی کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی وفات کے وقت اس کے تین بھتیجے اورایک نواسی زندہ تھی۔ وراثت اس کے بھتیجوں کومل گئی، کافی عرصہ بعداس کی نواسی نے عدالت میں دعویٰ کردیا ہے کہ نانا کی وراثت میں میراحق ہے۔ قرآن وحدیث کے مطابق بتایاجائے کہ نواسی کوکچھ حصہ ملتاہے یانہیں؟۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کے ضابطۂ وراثت کے مطابق میت کی جائیداد کے سب سے پہلے حقداروہ ورثا ہیں جن کے حصص قرآن یاحدیث میں مقررہیں جنہیں اصحاب الفروض کہا جاتا ہے۔ ان سے بچاہواترکہ عصبات کوملتا ہے۔ صورت مسئولہ میں نواسی نہ تواصحاب الفروض سے ہے اورنہ ہی عصبات میں اس کاشمارہوتا ہے بلکہ نواسی ذوی الارحام میں شامل ہے جواصحاب الفروض اورعصبات کی عدم موجودگی میں وارث ہوتے ہیں۔ مرحوم کی وفات کے وقت اس کے بھتیجے زندہ تھے۔ایسے حالات میں اس کی جائیداد کے وہ وارث ہیں کیونکہ ان کاشمارعصبات میں ہوتا ہے۔ ان کی موجودگی میں نواسی محروم ہے، لہٰذااس کاعدالت میں دعویٰ کرنادرست نہیں ہے اورنہ ہی اسے مرحوم کی بیٹی کے قائم مقام سمجھ کر وراثت کاحقدارقراردیاجاسکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ’’حصے داروں کوحصہ دینے کے بعدمیت کے قریبی مذکررشتہ داروارث بنتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کے پیش نظر بھتیجے قریبی مذکررشتہ دارہیں جووراثت کے حقدارہوں گے نواسی ان میں شامل نہیں ہے،اس بنا پرنانا کی جائیداد سے اس کا کوئی حق نہیں بنتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:280